اقبال اکادمی پاکستان کا خبر نامہ

اقبال نامہ

جولائی تا ستمبر ۲۰۲۱ء

وہی جہاں ہے ترا جس کو تُو کرے پیدا
یہ سنگ و خشت نہیں، جو تری نگاہ میں ہے

رئیس ادارت: پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین

مدیر: ہارون اکرم گل

مجلس ادارت: محمد بابر خان، محمد اسحاق، اسد حنیف

تزئین و آرائش: محمد اعجاز سلیم

اقبال اکادمی پاکستان

Tel:+92 (42) 99203573 Fax:+92 (42) 36314496
email:info@iap.gov.pk www.allamaiqbal.com

خصوصی سیمینار: ”بدلتی دنیا کے تقاضے اور پاک چین تعلقات“

پاکستانی اور چینی عوام کو ایک دوسرے کی ثقافت اور ادب سے روشناس کرایا جائے۔ ڈو یوئی (چیف پولیٹیکل سیکشن چائنیز قونصلیٹ لاہور)

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام پاک چین سفارتی تعلقات کی ۷۰ ویں سالگرہ کے موقع پر خصوصی سیمینار

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام مورخہ ۲۹ جولائی ۲۰۲۱ء کو پاک چین سفارتی تعلقات کی ۷۰ ویں سالگرہ کے موقع پر ”بدلتی دنیا کے تقاضے اور پاک چین تعلقات۔ فکر اقبال کی روشنی میں“ کے عنوان سے ایوان اقبال میں خصوصی سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ سیمینار کی صدارت پروفیسر ڈاکٹر محمد سلیم مظہر (پرووائس چانسلر جامعہ پنجاب) نے کی جب کہ مہمان خصوصی جناب ڈو یوئی (چیف پولیٹیکل سیکشن، چائنیز قونصلیٹ لاہور) تھے۔ سی جی ایس ایس کے نائب صدر بریگیڈیئر (ر) منصور سعید نے کلیدی خطبہ دیا۔ کلمات

تشکر ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے پیش کیے۔ میزبانی کے فرائض ہارون اکرم گل نے انجام دیے۔

سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے پرووائس چانسلر جامعہ پنجاب پروفیسر ڈاکٹر محمد سلیم مظہر نے کہا کہ ہر پاکستانی یقین رکھتا ہے کہ چین نے ہر مشکل صورت حال میں ہماری مخلصانہ مدد کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک کی حکومتیں ہر سطح پر تعاون بڑھانے کے لیے کوشاں ہیں۔ ڈاکٹر سلیم مظہر کا مزید کہنا تھا کہ یہ پاکستان کی خوش قسمتی ہے کہ اس کے

ہمسایہ میں ایک ملک ایسا بھی ہے جس نے بلا کسی تفریق امن کو فروغ دیا اور ایشیا میں ٹیکنالوجی میں ترقی کی راہ کو ہموار کیا۔ ڈاکٹر محمد سلیم مظہر نے کہا کہ پنجاب یونیورسٹی، اقبال اکادمی اور چینی قونصل خانہ مل کر ترجمہ و تالیف کا عمل سرانجام دینے کے لیے اقدامات کریں گے۔

مہمان خصوصی جناب ڈویوئی نے بتایا کہ انھوں نے پاکستان میں کافی عرصہ خدمات انجام دی ہیں اور پاکستان ان کے لیے آبائی گھر جیسا ہے۔ انھوں نے کہا کہ پاکستان اور چین میں سیاسی سطح پر تعلقات بہترین ہیں لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ دونوں ملکوں کے عوام خصوصاً نوجوان نسل کے باہمی روابط مضبوط کیے جائیں۔ اقبال اکادمی پاکستان جو پاکستان کے قومی شاعر علامہ اقبال کے پیغام کو پھیلانے کے سلسلے میں بہترین کردار ادا کر سکتی ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ اقبال اکادمی اور چینی قونصل خانہ مل کر ایسے پروگرام ترتیب دے سکتے ہیں جو پاکستان اور چینی عوام کو ایک دوسرے کی ثقافت اور ادب سے روشناس کرانے میں مددگار ہوں گے۔ چینی قونصل خانہ لاہور اس سلسلے میں ہر طرح کے تعاون کے لیے حاضر ہے۔

بریگیڈیئر منصور سعید نے کہا کہ علامہ اقبال پر امید تھے کہ ۲۱ویں صدی کا دور ایشیائی دور ہوگا اور ایشیا کی قومیں نئی دنیا کے لیے اہم کردار ادا کریں گی۔ ایشیائی ممالک میں خصوصاً چین کی ترقی کا ذکر انھوں نے اپنے کلام میں بھی کیا اور چین نے اپنی انتھک محنت سے علامہ کی بات کو سچ ثابت کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ۲۱ویں صدی بجا طور پر مغرب سے مشرق کی بلندی کے سفر کی صدی ہے اور دنیا کا معاشی اور سیاسی فوکس واضح طور پر ایشیا کی جانب ہے۔ انھوں نے کہا کہ پاکستان اور چین کے درمیان سفارتی تعلقات ۱۹۵۱ء میں قائم ہوئے اور پاکستان چین کو سب سے پہلے تسلیم کرنے والے ممالک میں شامل تھا۔ دونوں خطوں کے لوگوں کے درمیان دوستی کی بنیادوں پر تعلقات کی جڑیں صدیوں پرانی ہیں اور یہ تعلق ہر گزرتے دن کے ساتھ مضبوط ہوتا جا رہا ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ وزیراعظم عمران خان نے ۲۱۰۸ء۔۱۹ء میں چین کا دورہ کیا۔ سی پیک پاکستان چین کے تعلقات میں ایک نئے دور کا آغاز ہے۔ چین نے گوادر بندرگاہ کی تعمیر میں پاکستان کا بھرپور ساتھ دیا ہے علاوہ ازیں توانائی کے منصوبوں میں بھی چین پاکستان کی مدد کر کے دوست کا کردار نباہ رہا ہے۔ انھوں نے کہا کہ پاکستان اور چین کی دوستی واقعی پہاڑوں سے اونچی، سمندروں سے گہری، فولاد سے مضبوط اور شہد سے میٹھی ہے۔

ڈائریکٹر اقبال اکادمی پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے تمام مہمانان گرامی کا شکریہ ادا کیا اور مہمان خصوصی جناب ڈویوئی کو پاک چین سفارتی تعلقات کے ۷۰ سال اور چین کمیونسٹ پارٹی کے ۱۰۰ سال مکمل ہونے پر مبارک باد دی۔ پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے کہا کہ اقبال اکادمی اُردو سے شغف رکھنے والے چینی اہل علم و دانش کے ذوق کی آبیاری کے لیے علامہ اقبال کی شاعری کے تراجم کی اشاعت کا اہتمام کر سکتی ہے۔ انھوں نے چینی سفارت کار جناب ڈویوئی سے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ دونوں ملکوں کے عوام کو قریب لانے کے لیے بچوں کے ادب کو ایک دوسرے کی زبان میں ترجمہ کیا جانا چاہیے۔ کیونکہ بچوں کی سطح پر ثقافت اور ادب کے تبادلے سے سماجی رویوں کی تربیت کا موقع ملے گا اور پاکستانی و چینی عوام مزید قریب ہوں گے۔

ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین، ایڈیٹر قومی ڈائجسٹ خالد ہمایوں سے ملاقات کے موقع پر اپنی تصنیف پیش کرتے ہوئے

ڈائریکٹر اقبال اکادمی پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے ۵ر جولائی ۲۰۲۱ء کو ڈائریکٹر آرکیالوجی محترمہ ڈاکٹر کنول خالد سے پنجاب سیکرٹیریٹ میں ملاقات کی۔ اقبال اکادمی میں موجود آرکائیوز کو محفوظ کرنے کے ضمن میں مشاورت کی گئی۔ ڈائریکٹر اکادمی نے اس حوالے سے ڈاکٹر کنول خالد کو اکادمی کے کتب خانے کے دورے کی دعوت دی۔

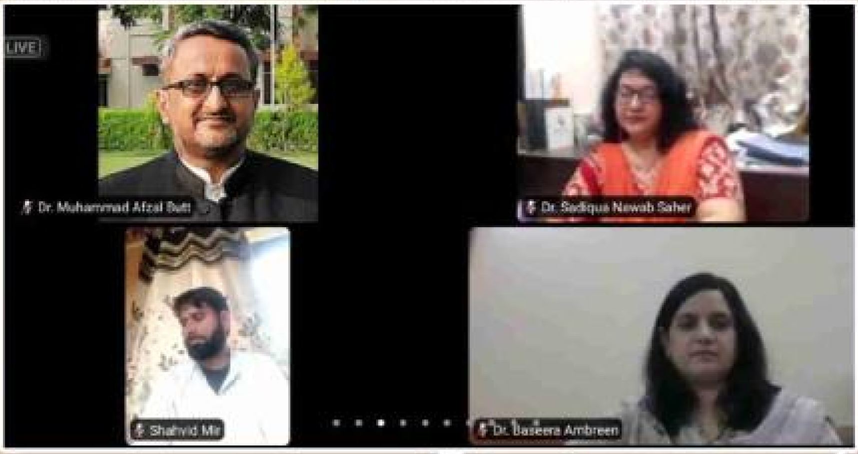

اکیسویں صدی کے نسائی ادب کی تفہیم میں تراجم اہم کردار ادا کرتے ہیں: پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین

ورلڈ ایسوسی ایشن نئی دہلی انڈیا اور انجمن ترقی اردو ہند، نئی دہلی کے زیر اہتمام درروزہ بین الاقوامی ویبینار بعنوان ''اکیسویں صدی کا نسائی ادب''

ورلڈ ایسوسی ایشن نئی دہلی انڈیا اور انجمن ترقی اردو ہند، نئی دہلی کے زیر اہتمام درروزہ بین الاقوامی ویبینار بعنوان ''اکیسویں صدی کا نسائی ادب'' زوم ایپلی کیشن کے ذریعے ۱۸ جولائی ۲۰۲۱ء کو منعقد کیا گیا۔ ویبینار کے دوسرے سیشن کی صدارت ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں جناب نصر ملک، ڈاکٹر صدف نقوی، محترمہ غزل انصاری، محترمہ عشرت معین سیما اور ڈاکٹر شہناز قادری شامل تھیں۔ استقبالیہ کلمات جناب ڈاکٹر خواجہ محمد اکرام الدین نے پیش کیے۔

پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے اس سیشن کے دوران اقبالیات اور اردو فکشن پر پڑھے گئے مقالات پر اظہار خیال کیا۔ انہوں نے کہا کہ اکیسویں صدی میں نسائی ادب کی تفہیم کے سلسلے میں تراجم اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں اردو ادب کے محققین و ناقدین اردو کے نسائی ادب کے مطالعات کو مغرب کے تانیثیت کے تصور پر استوار کرنے کے بجائے اس خطے کے دینی و مذہبی، علاقائی و جغرافیائی اور سماجی و رواجی منظرنامے کو مدنظر رکھتے ہوئے مرتب کریں تو قابل قدر نکات سامنے آ سکتے ہیں۔ یوں نسائی ادب کی تخلیق کے پس منظر میں کارفرما حقوق نسواں کے شعور سے مؤثر طور پر آگاہی ہو سکتی ہے۔

فاتحہ خوانی

عارف نظامی مرحوم

معروف صحافی، تجزیہ کار اور نائب صدر اقبال اکادمی پاکستان، جناب عارف نظامی ۲۱ جولائی ۲۰۲۱ء کو لاہور میں انتقال کر گئے۔

ان کے ایصال ثواب کے لیے اقبال اکادمی پاکستان میں فاتحہ خوانی کا اہتمام کیا گیا۔

ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین اور اکادمی کے افسران و ملازمین نے شرکت کی۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے عارف نظامی کی وفات کو صحافت کی دنیا کے لیے عظیم نقصان قرار دیتے ہوئے مرحوم کے درجات کی بلندی کے لیے دعا کی۔ انہوں نے کہا کہ عارف نظامی کی ہمہ جہت شخصیت صحافتی حلقوں کے لیے سرمائے کی حیثیت رکھتی تھی۔

اقبال اکادمی پاکستان اور پنجاب یونیورسٹی میں باہمی اشتراک کی یادداشت پر دستخط

علامہ اقبال کے ذاتی کتب خانہ کی ڈیجیٹلائزیشن کے لیے اقبال اکادمی پاکستان اور جامعہ پنجاب کے مابین مفاہمتی یادداشت

علامہ اقبال کے ذاتی کتب خانہ اور اقبال اکادمی کے کتب خانہ میں موجود نادر کتب اور جرائد کو جدید ترین ٹیکنالوجیز کے ذریعے ڈیجیٹلائز کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں اقبال اکادمی پاکستان اور جامعہ پنجاب کے مابین مورخہ ۳/اگست، ۲۰۲۱ء بروز منگل بمقام دفتر پرو وائس چانسلر، پنجاب یونیورسٹی مفاہمتی یادداشت پر دستخط کیے گئے۔ ناظم اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین اور جامعہ پنجاب کے چیف لائبریرین مرکزی کتب خانہ ڈاکٹر محمد ہارون عثمانی نے بالترتیب اقبال اکادمی اور جامعہ پنجاب کی جانب سے مفاہمتی یادداشت پر دستخط کیے۔ یہ کتب ''علامہ اقبال آفاقی کتب خانہ'' (iqbalcyberlibrary.net) پر آن لائن دستیاب ہوں گی۔ جامعہ پنجاب بھی انہیں اپنی ویب سائٹ پر محققین اور طلبہ و طالبات کے استفادہ کے لیے مہیا کر سکے گی۔

اس موقعے پر پرو وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر محمد سلیم مظہر نے علامہ اقبال کے پیغام کے فروغ کے لیے جامعہ پنجاب کے کتب خانے میں موجود سہولیات بالخصوص علامہ اقبال سے متعلق قدیم اخبارات کی ڈیجیٹل نقول اکادمی کو فراہم کرنے پر بھی آمادگی ظاہر کی۔ مفاہمتی یادداشت کی اس تقریب میں اقبال اکادمی سے محمد نعمان چشتی نے بھی شرکت کی۔ آخر میں پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے ڈاکٹر محمد سلیم مظہر اور ڈاکٹر محمد ہارون عثمانی کا شکریہ ادا کیا۔

اقبال اکادمی پاکستان اور جامعہ پنجاب کے مابین مفاہمتی یادداشت

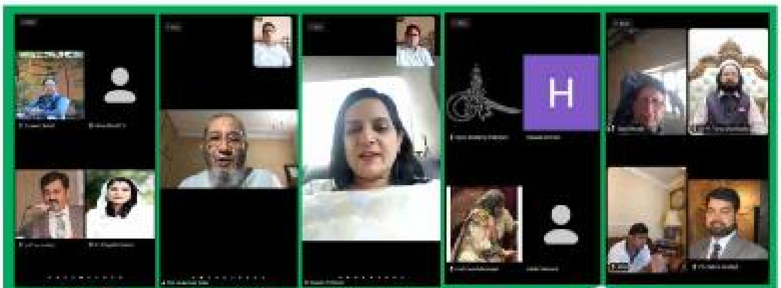

خصوصی لیکچر: ''معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اقبال کا محرکِ تخلیق'' پروفیسر ڈاکٹر عبدالحق

فکرِ اقبال کا سرچشمہ فیضِ آنحضرت ﷺ کی ذاتِ گرامی ہے: پروفیسر ڈاکٹر عبدالحق

''معراج النبی ﷺ - اقبال کا محرکِ تخلیق'' کے موضوع پر خصوصی لیکچر

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام مورخہ ۳۱/جولائی ۲۰۲۱ء کو ''معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اقبال کا محرکِ تخلیق'' کے موضوع پر خصوصی آن لائن لیکچر کا اہتمام کیا گیا۔ پروفیسر ایمریطس دہلی یونی ورسٹی ڈاکٹر عبدالحق مہمان مقرر تھے۔ میزبانی کے فرائض ہارون اکرم گل نے انجام دیے۔ ڈاکٹر عبدالحق نے واقعہ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے علامہ اقبال کی انسیت اور نسبت بیان کرتے ہوئے مدلل انداز میں موضوع کا احاطہ کیا۔ ڈاکٹر عبدالحق نے کہا کہ اقبال ایک عاشقِ رسول تھے۔ وہ اعتراف کرتے ہیں کہ ان کی فکر کا سرچشمہ فیضِ آنحضرت کی ذاتِ گرامی ہے اور معراج کا واقعہ اس ذاتِ گرامی کا اہم ترین حوالہ ہے۔ اقبال ۲۳ سال کی عمر میں ہی ''او ادنیٰ'' اور ''قاب قوسین'' کے الفاظ اپنی شاعری میں استعمال کرتے ہوئے واقعہ معراج سے اپنا تعلق ظاہر کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر ہمت ساتھ دے تو عرش بریں کا سفر مشکل نہیں۔ اقبال نے بانگِ درا اور ضربِ کلیم دونوں میں الگ الگ معراجِ رسول ﷺ کا تذکرہ کیا ہے۔ آخر میں ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے مہمان مقرر اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اقبال اکادمی پاکستان علامہ اقبال'' کا پیغام دنیا بھر میں پھیلانے کی خاطر ہر ممکن اقدام کر رہی ہے اور آن لائن لیکچرز اس سلسلے میں بہت معاون ثابت ہو رہے ہیں۔

خصوصی لیکچر ''شہادت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ''

حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں دس لاکھ مربع میل کا علاقہ فتح ہوا: ڈاکٹر سید مظہر معین

شہادت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یوم شہادت کے حوالے سے خصوصی لیکچر

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام مورخہ ۴ر اگست ۲۰۲۱ء بروز بدھ شہادت ذوالنورین امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سلسلے میں خصوصی لیکچر کا اہتمام کیا گیا۔ مہمان مقرر ڈاکٹر سید مظہر معین، ناظم ادارہ ثقافت اسلامیہ تھے۔ مہمان مقرر نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت، دینی خدمات اور شہادت کے بارے میں تفصیل سے بات کی۔ ڈاکٹر مظہر معین نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر بات کرتے ہوئے کہا کہ آپؓ کے عہد خلافت میں دس لاکھ مربع میل علاقہ کا فتح ہوا۔ شمالی افریقہ، کرمان، خراسان، سیستان، کابل، قبرص حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں فتح ہوئے۔ آپؓ کے دور خلافت میں ہی مکہ کے قریب جدہ کی بندرگاہ بنی۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام غزوات میں شرکت کی اور مالی مدد بھی کی۔ حضرت محمد ﷺ نے اس موقع پر فرمایا کہ ''آج کے بعد عثمان کا کوئی عمل نقصان نہیں دے گا''۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر جب یہ افواہ اڑی کہ قاصد رسول ﷺ حضرت عثمانؓ کو کفار مکہ نے شہید کر دیا تو حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے بیعت لی کہ جب تک حضرت عثمانؓ کا بدلہ نہیں لیں گے، واپس نہیں جائیں گے اور آپ ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کو عثمانؓ کا ہاتھ قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس بیعت پر تمام صحابہؓ کو اپنی رضا کا پروانہ عطا فرمایا۔ سورۃ الفتح میں ہے: ''بلاشبہ جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں، وہ اللہ سے ہی بیعت کرتے ہیں، اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے''۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ آپ کو اونچا مقام دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عثمان بن عفانؓ دنیا و آخرت میں میرے رفیق ہیں۔ آپ عشرہ مبشرہ میں بھی شامل ہیں۔ آپ کو جامع القرآن اور ذوالنورین بھی کہا جاتا ہے۔

۱۸ر ذی الحجہ ۳۵ھ روز جمعہ بوقت عصر روزے کی حالت میں تلاوت قرآن کے دوران حضرت عثمان ذوالنورینؓ کو مدینے میں شہید کر دیا گیا۔ شہادت کے وقت قرآن مجید کھلا ہوا تھا اور آپؓ تلاوت فرما رہے تھے۔ تفصیل کے لیے اقبال اکادمی پاکستان کا یوٹیوب چینل ملاحظہ کیجیے:

WWW.YOUTUBE.COM/IQBALACADEMY

خصوصی لیکچر ''یوم شہادت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ''

آج کی جدید ریاست کی بنیاد حضرت عمر فاروقؓ نے رکھی: ڈاکٹر مظہر معین

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام یوم شہادت حضرت عمرؓ کے حوالے سے خصوصی لیکچر

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام ۱۰ر اگست ۲۰۲۱ء کو امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ کے یوم شہادت کے حوالے سے ایوان اقبال میں خصوصی لیکچر کا اہتمام کیا گیا۔ مہمان مقرر معروف محقق و ڈائریکٹر ادارہ ثقافت اسلامیہ پروفیسر ڈاکٹر سید مظہر معین تھے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عمر فاروقؓ کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات کے بعد خلیفۃ المسلمین مقرر کیا گیا۔ اعتراض آیا کہ ان کی طبیعت میں سختی بہت ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا بار حکومت سر پر آئے گا تو نرمی خود بخود آ جائے گی۔ حضرت عمر فاروقؓ بہترین انتظامی صلاحیتوں کے حامل تھے۔ انہوں نے نوجوانوں کو کار حکومت میں شمولیت دی، سڑکیں اور پل بنوائے، بچوں کو پیدائش کے وقت سے وظیفہ دیا۔ ہر ام المومنین کا ۱۲۰۰۰ وظیفہ مقرر کیا۔ پورے عالم اسلام میں عربی زبان کی تعلیم کو عام کیا۔ پورے عالم اسلام کو صوبوں میں تقسیم کیا، قاضی مقرر کیے اور ان کی تنخواہیں مقرر کیں، زمین کی پیمائش کروائی، باقاعدہ فوج مقرر کی۔ آج کی جدید ریاست میں جو بھی انتظامات ہو سکتے ہیں کیے۔

حضرت عمرؓ نے اذان فجر میں "الصلوة خیر من النوم" کو اجماع صحابہ سے باقاعدہ شامل کیا۔ نماز تراویح کا اہتمام کیا۔ مردوں اور خواتین کے لیے علیحدہ علیحدہ نماز اور قرآن پڑھانے والے مقرر کیے۔ ان کے دور میں اسلامی مملکت ۲۲ لاکھ مربع میل پر مشتمل تھی۔ اس قدر بڑی مملکت کا نظام حضرت عمر فاروقؓ نے بہترین انداز میں چلایا۔

لیکچر کے اختتام پر ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے مہمان مقرر کا شکریہ ادا کیا۔ تفصیل کے لیے اقبال اکادمی پاکستان کا یوٹیوب چینل ملاحظہ کیجیے:

WWW.YOUTUBE.COM/IQBALACADEMY

خصوصی سیمینار

پاکستان کے ۷۵ ویں یوم آزادی کی تقریب

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام پاکستان کا ۷۵واں یوم آزادی جوش و جذبے سے منایا گیا۔ دن کا آغاز علامہ اقبال کی قدیم رہائش ۱۱۶میکلوڈ روڈ میں پرچم کشائی سے کیا

گیا۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے یہ فریضہ انجام دیا۔ اس موقع پر ہارون اکرم گل، ارشاد المجیب شیخ، سید قیصر محمود شاہ، محمد بابر خان، محمد اسحاق اور اسد حنیف سمیت اکادمی کے افسران اور ملازمین ان کے ہمراہ تھے۔ اس کے بعد کیک کاٹا گیا اور رہائش کے لان میں پودا لگایا گیا نیز دعا کی گئی۔

اورینٹل کالج کے طالب علم ذکاء حیدر نے ملی نغمہ جبکہ ظہیر احمد بابر نے کلام اقبال پیش کیا۔
تقریب کا دوسرا حصہ ایوان اقبال میں ہوا۔ ۱۰:۰۰ بجے ایوان اقبال میں بیگم گورنر پنجاب محترمہ پروین سرور نے پرچم کشائی کی اور پودا لگایا۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین، ایڈمنسٹریٹر ایوان اقبال انجم وحید، چیئرمین یونیک گروپ ڈاکٹر عبدالمنان خرم اور دیگر افسران ان کے ہمراہ تھے۔

ایوان اقبال میں کیک کاٹنے کی تقریب اور خصوصی سیمینار کا انعقاد بھی کیا گیا۔ مہمان خصوصی جسٹس (ر) ناصرہ اقبال تھیں۔ دیگر مہمانان گرامی میں جناب شوکت امین شاہ اور پروفیسر ڈاکٹر وحید الزماں طارق شامل تھے۔

حرف تشکر ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے پیش کیا جب کہ میزبان ہارون اکرم گل تھے۔ پنجاب یونیورسٹی اور اورینٹل کالج کے طلبہ ذکا وحید اور صفدر کاظمی نے خوبصورت انداز میں ملی نغمے اور یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب سے انجم شہزادی نے کلام اقبال پیش کیا۔ جسٹس ناصرہ اقبال نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علامہ اقبال نوجوانوں کو ہر میدان میں قیادت کرتے ہوئے دیکھنا چاہتے تھے اور خواتین کو معاشرتی ترقی کا اہم جزو خیال کرتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے والد، والدہ اور دادا نے تحریک آزادی پاکستان میں بھرپور کردار ادا کیا اور انہیں اس بات پر فخر ہے۔

ڈاکٹر وحید الزماں طارق نے کہا کہ علامہ اقبال "India and miniatures" کے عنوان سے ہندوستان میں اقلیتوں کے ساتھ ہونے والے سلوک کو سامنے لائے اور نہ صرف مسلمانوں کے لیے الگ وطن کا مطالبہ کیا بلکہ قائداعظم محمد علی جناح کو انگلستان سے واپس آنے پر آمادہ کیا کہ وہ تحریک آزادی کی قیادت کریں۔ علامہ فرماتے تھے میں جو کچھ بھی ہوں محمد علی جناح کا ادنیٰ سپاہی ہوں۔ اسی طرح قائداعظم نے بھی پاکستان بننے کے بعد کہا تھا کہ آج اقبال ہوتے تو کس قدر خوش ہوتے۔ اقبال اکادمی کے خازن شوکت امین شاہ نے علامہ اقبالؒ کی مسولینی سے ملاقات کا احوال بیان کیا۔

ڈائریکٹر اقبال اکادمی پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے حرف تشکر پیش کرتے ہوئے کہا کہ علامہ اقبال نے آزادی کو زندگی کے مترادف قرار دیا ہے۔ علامہ اقبال کے نزدیک زندہ قومیں ترقی کرتی ہیں اور جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات ہوا کرتی ہے۔

اسی لیے اقبال اپنی دنیا آپ پیدا کرنے پر یقین رکھتے ہیں۔ انہوں نے نوجوانوں کو تلقین کی کہ علامہ اقبال کے پیغام کو مشعل راہ بنالیں اور ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے میں فعال کردار ادا کریں۔

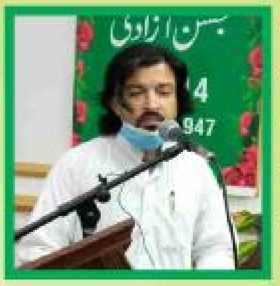

آخر میں ڈائریکٹر اقبال اکادمی نے مہمان خصوصی اور مہمانانِ گرامی کا شکریہ ادا کیا۔ تفصیل کے لیے اقبال اکادمی پاکستان کا یوٹیوب چینل ملاحظہ کیجیے:

WWW.YOUTUBE.COM/IQBALACADEMY

جائزہ مسودات کمیٹی کا اجلاس

اقبال اکادمی پاکستان کی جائزہ مسودات کمیٹی کا اجلاس ۳۱ ؍اگست ۲۰۲۱ء بروز منگل ناظم اکادمی کے دفتر میں منعقد ہوا۔ جائزہ مسودات کمیٹی اکادمی کی زیر طباعت کتب کے معیار کا جائزہ لیتی ہے اور ان کی اشاعت کے سلسلے میں پیش کردہ ایجنڈے کو سامنے رکھتے ہوئے سفارشات مرتب کرتی ہے جن کی روشنی میں کتب کی اشاعت کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ حالیہ اجلاس میں جائزہ مسودات کمیٹی کے اراکین ڈاکٹر عبدالخالق، پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر ابصار احمد، پروفیسر ڈاکٹر تحسین فراقی، اور ڈاکٹر خالد ندیم نے شرکت کی۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے شرکاء کو خوش آمدید کہا اور ضابطے کے مطابق کارروائی شروع کی۔ پہلے مرحلے پر اشاعت کے لیے موصول شدہ ۱۰ نئے مسودات کمیٹی کے سامنے پیش کیے گئے۔ جائزہ مسودات کمیٹی نے ان مسودات کا تفصیلی جائزہ لیا اور اکادمی کے معیار کے مطابق طباعت کے سلسلے میں اپنی تجاویز دیں۔

۷۵ ویں یوم آزادی کے موقع پر ملک بھر سے جید شخصیات کے پیغامات

پاکستان کے ۷۵ ویں یوم آزادی کے موقع پر علامہ اقبال کی فکر کے حوالے سے اقبال اکادمی نے ملک بھر سے ماہرین اقبالیات، جید شخصیات، اساتذہ کرام، محبانِ اقبال اور نوجوان اسکالرز کے سمعی و بصری پیغامات نشر کیے۔ جن میں جسٹس ناصرہ جاوید اقبال، ڈاکٹر شہزاد قیصر (سابق نائب صدر، اقبال اکادمی پاکستان)، اقبال اکادمی پاکستان ہیئت حاکمہ کے ممبران ڈاکٹر فتح محمد ملک، ڈاکٹر محمد ایوب صابر، روف پاریکھ، پروفیسر ڈاکٹر عبدالرزاق صابر، پروفیسر ڈاکٹر سید مظہر معین (ناظم ادارہ ثقافت اسلامیہ)، جناب منصور آفاق (ڈائریکٹر مجلس ترقی ادب)، ماہرین اقبالیات: ڈاکٹر عبدالرؤف رفیقی (بلوچستان)، پروفیسر ڈاکٹر وحید الزماں طارق، سید تقی عابدی، پروفیسر ڈاکٹر زیب النساء سرویا، دانشور: پروفیسر ڈاکٹر مقصود جعفری، ڈاکٹر نجیب جمال، اقبال شناس: ڈاکٹر ہارون الرشید تبسم، انجینئر عنایت علی، ڈاکٹر مختار احمد عزمی (سابق ڈین منہاج یونیورسٹی لاہور)، ڈاکٹر محمد علی خاں (ممتاز استاد، ماہر تعلیم) ڈاکٹر محمد آصف (شعبہ اردو بہاالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان) ڈاکٹر تسنیم اختر (سابق پرنسپل، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین، سمن آباد لاہور)، ڈاکٹر عامر سہیل (صدر شعبہ اردو، ایبٹ آباد کالج)، ڈاکٹر فرید ملک (سابق چیئرمین پاکستان فاؤنڈیشن) محمد شعیب مرزا (ایڈیٹر پھول) بریگیڈیئر حامد سعید اختر (تجزیہ کار)، ڈاکٹر خالد عباس الاسدی (مدینہ منورہ) نوجوان اقبال سکالر، ڈاکٹر اعجاز الحق اعجاز، میاں ساجد علی، مشاہد حسین سید (اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی)، مدثر حسین ہاشمی (گورنمنٹ بوائز ہائی سکول، میرپور) شامل تھے۔

جائزہ مسودات کمیٹی کا اجلاس

اقبال اکادمی پاکستان کی جائزہ مسودات کمیٹی کا اجلاس ۹ ستمبر ۲۰۲۱ء بروز

جمعرات ناظم اکادمی کے دفتر میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں جائزہ مسودات کمیٹی کے اراکین ڈاکٹر عبدالخالق، پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر ابصار احمد، پروفیسر ڈاکٹر تحسین فراقی، اور ڈاکٹر خالد ندیم نے شرکت کی۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے شرکا کو خوش آمدید کہا اور ضابطے کے مطابق کارروائی شروع کی۔ جائزہ مسودات کمیٹی نے مسودات کا تفصیلی جائزہ لیا اور اکادمی کے معیار کے مطابق طباعت کے سلسلے میں اپنی تجاویز دیں۔

خصوصی لیکچر: "انقلاب یا آزادی: ۱۴ اگست کی اہمیت"

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان کا قیام انقلاب کی غمازی کرتا ہے: ڈاکٹر محمد اقبال چاولہ

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام ۱۴ راگست ۲۰۲۱ء کو جشن آزادی کے موقع پر "انقلاب یا آزادی: ۱۴ اگست کی اہمیت" کے عنوان سے خصوصی لیکچر

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام ۱۴ راگست ۲۰۲۱ء کو جشن آزادی کے موقع پر "انقلاب یا آزادی: ۱۴ اگست کی اہمیت" کے عنوان سے خصوصی لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔ مہمان مقرر ڈاکٹر محمد اقبال چاولہ تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان کا قیام انقلاب کی غمازی کرتا ہے۔ واقعی مسلمانانِ ہند نے ایسا کارنامہ سرانجام دیا جو بہت اچانک تھا مگر اس کے اثرات بہت دیرپا ثابت ہوئے۔ انقلاب یک دم نمودار ہوتا ہے۔ لیکن اس کے اثرات صدیوں تک محیط ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر چاولہ نے کہا کہ ہندو اور مسلمان انگریزوں کی غلامی سے جلد از جلد نجات حاصل کرنا چاہتے تھے۔ ۱۹۴۰ء تک قائداعظم مسلم ہندو یونٹی کے قائل تھے۔ علامہ اقبال ۱۹۳۰ء تک ہندوستان کو متحدہ دیکھنا چاہتے تھے۔ لیکن مزدور کسان، چھوٹا طبقہ اس نظام سے تنگ آ گئے تھے۔ جس طرح انقلاب فرانس سے پہلے لوگ تنگ آ گئے۔ ڈاکٹر چاولہ نے کہا کہ انقلاب فرانس میں بڑے بڑے مفکرین روسو، مونٹس کا بہت بڑا کردار تھا۔ انھوں نے ہی فرانسیسی عوام کو بتایا کہ جمہوریت کیا ہے۔ انھوں نے ہی بادشاہت کی خامیوں کو بیان کیا، انھوں نے جذبہ حب الوطنی پیدا کیا۔ جس کے بارے میں کہا یہ جاتا ہے کہ انقلاب فرانس کے لیے گن پاؤڈر فراہم کیا۔ پاکستان کو بھی دیکھیں تو تحریک پاکستان میں بہت سے رائٹرز، اخبار نویسوں، ناول نگاروں، شاعروں، ڈراما نگاروں نے بہت اہم کردار ادا کیا۔ سر فہرست شاعر مشرق، مصور پاکستان علامہ محمد اقبال نے بھی ہندوستان کی آزادی کا خواب پورے ہندوستانیوں کو دکھایا اور ان کے اندر برٹش مخالف جذبات کو اجاگر کیا۔ سب سے اہم یہ بات کہ مسلمانوں کو خودی کا تصور، شاہین کا سبق دے کر باور کروایا کہ اگر انگریز ملک چھوڑ جاتے ہیں تو وہ ہندوؤں کی غلامی میں آ جائیں گے۔ انھوں نے علیحدہ مملکت کا تصور دیا، خطبہ الہ آباد نے تاریخ کا دھارا بدل دیا۔ علامہ اقبال کی شاعری اور خطبہ نہ ہوتا اور قائداعظم اس خطبہ کی روشنی میں قرارداد پاکستان منظور نہ کرواتے، مفکر، علمائے دین اور تحریک پاکستان کے کارکن بچوں کو علامہ کے اشعار نہ سناتے تو ان کے اندر ایک علیحدہ قومیت کے جذبات نہ ابھرتے۔

تفصیل کے لیے اقبال اکادمی پاکستان کا یوٹیوب چینل ملاحظہ کیجیے: WWW.YOUTUBE.COM/IQBALACADEMY

خصوصی لیکچر: "اہل بیت اطہار اور علامہ اقبال" ڈاکٹر بابر نسیم آسی

علامہ اقبال کی شخصیت میں اہل بیت اطہار سے سچی عقیدت وارادت کی فروانی ہے: ڈاکٹر بابر نسیم آسی

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام اہل بیت اطہارؑ اور علامہ اقبال" کے عنوان سے خصوصی لیکچر

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام اہل بیت اطہارؑ اور علامہ اقبال" کے عنوان سے خصوصی لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔ مہمان مقرر ڈاکٹر بابر نسیم آسی تھے۔ ڈاکٹر بابر نسیم آسی نے کہا کہ علامہ اقبال کے نثری وشعری آثار کا مطالعہ کریں تو ان کی شخصیت میں محبت قرآن، وفاداری اسلام، عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت اطہار سے سچی عقیدت وارادت کی فراوانی نظر آتی ہے۔ اہل بیتِ اطہار کا تعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے ہے اور حضرت اقبال کے ہاں ذاتِ نبوی کی ہر نسبت سے عقیدت واحترام کا رشتہ موجود ہے حبِ اہل بیت حبِ نبوی ہی کا تقاضا و اولیں ہے اس لیے حضرت اقبال جابجا اس نسبتِ کمال کا ذکر جمال کرتے نظر آتے ہیں، وہ جہاں مدینہ طیبہ کا ذکر کرتے ہیں وہیں نجف و کربلا کی مٹی کی تاثیر بھی بیان کرتے ہیں۔ اقبال کہتے ہیں میں اہل بیت اطہار کی محبت کے تصدق سے زندہ ہوں اور میری چمک دمک جو مثل گوہر و دریگانہ ہے۔ علامہ اقبال کی تمام تر شاعری کی بنیاد یہی عشق ہے۔ تفصیل کے لیے اقبال اکادمی پاکستان کا یوٹیوب چینل ملاحظہ کیجیے:

WWW.YOUTUBE.COM/IQBALACADEMY

واقعہ کربلا میں انسانی تاریخ کی ساری قربانیاں ایک جگہ پر نظر آتی ہیں: ڈاکٹر طارق شریف زادہ

حضرت سیدنا امام حسینؓ اور پیغام حریت کے عنوان سے خصوصی لیکچر

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام ۲۱ راگست ۲۰۲۱ء یوم عاشور کے موقع پر ''حضرت سیدنا امام حسینؓ اور پیغام حریت'' کے عنوان سے خصوصی لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔ مہمان مقرر ڈاکٹر طارق شریف زادہ تھے۔ انہوں نے کہا کہ انسانی تاریخ جتنی پرانی ہے حریت کی تاریخ بھی اتنی ہی پرانی ہے۔ ہر زمانہ میں بیدار بخت، کچھ ایسے ذہن ہوا کرتے ہیں جو اعلائے کلمۃ الحق کے سلسلے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ تاریخ ہمیشہ ان کو ان کے اس کردار کے حوالے سے زندہ رکھتی ہے۔ تاریخ انسانی میں کوئی عہد ایسا نظر نہیں آتا جس میں اللہ والوں نے، خواہ وہ انبیاء ہوں، مرسلین ہوں اللہ کے حق پرست بندوں، محبوب بندوں نے قربانیاں پیش نہ کی ہوں۔ یہ ساری قربانیاں لازوال اور بے مثال ہیں۔ کربلا انسانی تاریخ کا ایک ایسا واقعہ اور حوالہ ہے جس میں انسانی تاریخ کی ساری قربانیاں ایک جگہ پر نظر آتی ہیں۔ انسانی تاریخ کا اکلوتا واقعہ جہاں کوئی شخص اللہ کے لیے ظلم کے خلاف دیوار کی صورت میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ اس سچائی کے ساتھ کھڑا ہونے کی قیمت، وطن چھوڑنے کی صورت میں، اولاد کو قربان کرنے کی صورت میں حتیٰ کہ اپنا آپ اپنی جان بھی پیش کرتا ہے۔ تھامس ٹام لائل لکھتا ہے کہ حضرت امام حسینؓ نے ثابت کر دیا کہ حق و باطل کی لڑائی میں تعداد کی نہیں نظریات کی اہمیت ہوا کرتی ہے۔ مہاراجہ تنور سنگھ کہتا ہے کہ حضرت امام حسین نے جان تو قربان کر دی مگر اصول قربان نہیں کیے۔ جب ہم ماضی قریب کے حریت پسندوں کو دیکھتے ہیں تو ایک بہت بڑا نام نیلسن منڈیلا کا ملتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں جب میں قید تنہائی میں تھا کئی دفعہ میرے دل میں یہ خیال آیا کہ میرے ارادے کمزور پڑتے جا رہے ہیں۔ کیا عجیب بات ہے کہ رات کے کسی پہر میں فیصلہ کر چکا ہوتا کہ کل مجھے مذاکرات کی میز پر بیٹھنا، مجھے مصلحت کا شکار ہونا ہے۔ عین اسی وقت امام حسین کا کردار روشنی بن کر نظر آنا شروع ہو جاتا۔ میں کہتا وہ عظیم الشان خانوادے کا عظیم فرزند جس وقار اور یقین کے ساتھ حق کے لیے کھڑا ہوتے ہوئے اپنا سب کچھ قربان کر رہا ہے۔ اس کے سامنے میری انفرادی قربانی کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ میں نے امام حسینؓ کی زندگی کو نہ پڑھ رکھا ہوتا، ان کی قربانی سے واقف نہ ہوتا تو شاید آزادی کا یہ سفر اتنی استقامت کیساتھ سے نہ طے کر پاتا۔ جس کی شخصیت کا بنیادی حوالہ احترام آدمیت ہو۔ جس نے انسانوں پر ظلم کے خلاف آواز بلند کی ہو اور اس نے لوگوں کو اپنی آواز پر اکٹھا کرنے کے لیے حضرت امام حسین کا حوالہ نہ دیا ہو۔ ہمیں فخر ہے کہ ہم اس عظیم الشان ہستی کے ماننے والے جن کے عظیم الشان خانوادے نے اعلیٰ انسانی اقدار کے لیے لازوال قربانی دینے کے بعد ایک لازوال مثال قائم کر گیا۔ تفصیل کے لیے اقبال اکادمی پاکستان کا یوٹیوب چینل ملاحظہ کیجیے: WWW.YOUTUBE.COM/IQBALACADEMY

یونیورسٹی آف ایجوکیشن کے زیر اہتمام دو روزہ ادبی کتاب میلہ

یونیورسٹی آف ایجوکیشن، ٹاؤن شپ کیمپس، میں ۲۵ر اگست ۲۰۲۱ء کو دو روزہ ادبی کتاب میلے کا انعقاد کیا گیا۔ اقبال اکادمی پاکستان کی جانب سے بھی سٹال لگایا گیا۔ کتاب میلے کا افتتاح وائس چانسلر یونیورسٹی آف ایجوکیشن پروفیسر ڈاکٹر طلعت نصیر پاشا (ستارہ امتیاز) نے کیا۔ اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ علم دوستی اور ادب پروری ہمارا نصب العین ہے، کیوں کہ کتاب انسان کی بہترین دوست ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے طلبہ و طالبات کی کتاب سے دوستی مزید مضبوط ہوتا کہ ان کے اذہان علم کی روشنی سے منور ہوتے رہیں۔ دو روزہ ادبی کتاب میلہ کے دوران اقبالیاتی کتب میں طلبہ و طالبات نے خصوصی دل چسپی لی۔

پاکستان میں اردو ادبی و لسانی تحقیق کے ۷۵ سال

اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام
پاکستان کی ڈائمنڈ جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں آن لائن سیمینار

اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام ۱۶ ستمبر ۲۰۲۱ء کو پاکستان کی ڈائمنڈ جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں ''پاکستان میں اردو ادبی و لسانی تحقیق کے ۷۵ سال'' کے موضوع پر آن لائن سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ سیمینار کی صدارت پروفیسر ڈاکٹر انوار احمد اور پروفیسر ڈاکٹر تحسین فراقی نے کی۔ مہمانانِ خاص پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، پروفیسر ڈاکٹر نجیب جمال، مہمان اعزاز پروفیسر ڈاکٹر آغا ناصر تھے جب کہ ابتدائی کلمات چیئرمین اکادمی ادبیات ڈاکٹر یوسف خشک نے پیش کیے۔ سیمی نار میں اردو ادب سے تعلق رکھنے والی شخصیات نے موضوع سے متعلق اپنے مقالات پیش کیے۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے ''ادبی و لسانی تحقیق اور اقبال اکادمی پاکستان'' کے عنوان سے مقالہ پیش کیا اور واضح کیا کہ اقبال اکادمی پاکستان، اقبالیاتی تحقیق کے حوالے سے اہل علم کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ سیمی نار میں پروفیسر ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر، پروفیسر ڈاکٹر زاہد منیر عامر، پروفیسر ڈاکٹر روبینہ رفیق، پروفیسر ڈاکٹر نذر عابد، پروفیسر ڈاکٹر خالد خٹک، پروفیسر ڈاکٹر اعظمی فرمان، پروفیسر ڈاکٹر عائشہ ارم، پروفیسر ڈاکٹر ممتاز کلیانی، پروفیسر ڈاکٹر فوزیہ اسلم، ڈاکٹر خالد ندیم، پروفیسر ڈاکٹر بادشاہ منیر بخاری، پروفیسر ڈاکٹر محمد ارشد اویسی، پروفیسر ڈاکٹر اشرف کمال، ڈاکٹر طارق ہاشمی، ڈاکٹر محمد افضال بٹ، ڈاکٹر رخسانہ بلوچ، ڈاکٹر فرحت جبین ورک، ڈاکٹر شذرہ اسکندری، ڈاکٹر حمیرا اشفاق، ڈاکٹر یاسمین سلطانہ، ڈاکٹر شیر علی، جناب طارق بن عمیر نے مقالات پیش کیے۔ نظامت کے فرائض پروفیسر ڈاکٹر تنظیم الفردوس نے انجام دیے۔

تاریخ پر نظر دوڑائی جائے تو ہندوؤں نے ہر موقع پر ہمیں زخم پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی: بریگیڈیئر (ر) حامد سعید اختر

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام ۶ ستمبر ۲۰۲۱ء کو یوم دفاع کے موقع پر ''وطن کی مٹی گواہ رہنا'' کے عنوان سے خصوصی لیکچر

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام ۶ ستمبر ۲۰۲۱ء کو یوم دفاع کے موقع پر ''وطن کی مٹی گواہ رہنا'' کے عنوان سے خصوصی لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔ مہمان مقرر بریگیڈیئر (ر) حامد سعید اختر تھے۔ انھوں نے کہا کہ علامہ اقبال اور قائداعظم نے محسوس کیا کہ مسلمانوں کا مستقبل برصغیر کی متحدہ حکومت میں نہیں ہے، ہر حال میں انھیں علیحدہ سلطنت کی ضرورت ہے۔ علامہ اقبال نے خطبہ الٰہ آباد میں کھل کر اس کا اظہار کیا۔ قائداعظم بھی شروع میں ہندو مسلم یونٹی کے قائل تھے۔ بعد میں انھیں بھی اندازہ ہو گیا تھا کہ ہندو کسی بھی صورت میں مسلمانوں کو ان کے حقوق دینے کے لیے تیار نہیں۔ ابھی انگریز قائل نہیں ہوئے تھے کہ پنڈت نہرو نے بیان دیا کہ جو اکثریت ہے اس کو ووٹ کا حق ہے۔ مسلمانوں کو علیحدہ رہنے پر ان کو حقوق نہیں دیے جائیں گے۔ اس پر مسلمانوں نے کھل کر ایک علیحدہ مملکت کے قیام کا اعلان کر دیا۔ تاریخ پر نظر دوڑائی جائے تو ہندوؤں نے ہر موقع پر ہمیں زخم پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ ان کی پارلیمنٹ میں یہ قرارداد منظور کی گئی کہ جس طرح ہم نے حیدرآباد میں پولیس ایکشن کیا ہے پاکستان کے خلاف بھی ویسا ہی پولیس ایکشن کر کے پاکستان کو اپنے ساتھ ملا لیا جائے۔ پھر کشمیر کا مسئلہ شروع کر دیا۔ ۶ ستمبر کو بھارت بین الاقوامی سرحد عبور کر کے لاہور اور سیالکوٹ پر رات کو حملہ آور ہوا۔ مگر انھیں یہ نہیں پتا تھا کہ ان کا مقابلہ کس قوم سے ہے۔ پوری قوم ایک رات میں متحد ہو چکی تھی۔ عوام کے جوش و جذبہ کا یہ عالم تھا کہ اسلحہ و بارود فوجی ٹرکوں پر لاد کر بارڈر پر پہنچانے کے لیے نہ تو کوئی بھرتی کی اور نہ ہی رقم خرچ کی گئی۔ کلمہ شہادت اور پاکستان زندہ باد کے نعرے لگاتے یہ ساری فورس پاکستانی عوام تھے۔ حتیٰ کہ اپنے فوجی بھائیوں کو خون دینے کے لیے رضاکار اتنے زیادہ تھے کہ ڈاکٹروں کے پاس خون ذخیرہ کرنے کی گنجائش نہ تھی۔ تفصیل کے لیے اقبال اکادمی پاکستان کا یوٹیوب چینل ملاحظہ کیجیے: WWW.YOUTUBE.COM/IQBALACADEMY

خصوصی آن لائن لیکچر پروفیسر ڈاکٹر محمد عارف خان

''ملکی و غیر ملکی اقبالیاتی سرگرمیاں''

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام ۲۱ ستمبر ۲۰۲۱ء کو ''ملکی و غیر ملکی اقبالیاتی سرگرمیوں'' کے عنوان سے خصوصی لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔ مہمان مقرر ڈاکٹر عارف خان تھے۔ موضوع کے حوالے سے گفت گو کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ برطانیہ میں اقبالیاتی سرگرمیاں کم و بیش سال بھر جاری رہتی ہیں۔ ڈاکٹر سعید درانی کی وفات کے بعد اقبال اکادمی برمنگھم کی ذمہ داری میرے سپرد کی جا رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ علمی و فکری سرگرمیوں کو مؤثر بنانے کا سب سے بہترین ذریعہ تحریر ہے۔ دوسرا ذریعہ گفت گو، مکالمہ، کانفرنسز اور نشست کا ہے۔ یہ سرگرمیاں کسی فکر کو بڑھانے کا باعث بنتی ہیں۔ کرونا کی وجہ سے علمی و فکری سرگرمیاں ماند پڑ گئی تھیں۔ تاہم فکری لحاظ سے کام جاری رہا۔ اس دوران کم از کم تین چار کتب اقبالیاتی ادب میں اضافہ کے لیے شائع کی گئیں۔ اقبالیاتی فکر کو تمدن سے ہم آہنگ کرنے کی ضرورت ہے۔ عمرانی مسائل، سیاسی مسائل جو اس وقت موجود ہیں خصوصاً معاشی مسائل کو حل کرنا وقت کی ضرورت ہے۔ علامہ اقبال کی بھی پہلی کتاب علم الاقتصاد تھی۔ ترقی کا راز معیشت میں پنہاں ہے۔ سرکاری و غیر سرکاری ادارے یقیناً اقبال پر کام کر رہے ہیں لیکن ان تمام کاوشوں کو نتیجہ خیز بھی بنانا چاہیے تفصیل کے لیے اقبال اکادمی پاکستان کا یوٹیوب چینل ملاحظہ کیجیے: WWW.YOUTUBE.COM/IQBALACADEMY

بیکن ہاؤس کالج
گلبرگ کیمپس کے طلبہ کا دورہ اکادمی

علامہ اقبالؒ کے کلام میں ہر شعبۂ زندگی کے متعلق رہنمائی موجود ہے۔ نوجوانوں کو خصوصاً ضرب کلیم' سے استفادہ کرنا چاہیے۔ ان خیالات کا اظہار ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے ۲۴ ستمبر ۲۰۲۱ء کو اقبال اکادمی پاکستان اور ایوان اقبال کے دورے پر آئے ہوئے بیکن ہاؤس کالج گلبرگ لاہور کے آئی بی ڈی پی (انٹرنیشنل بیکلوریٹ ڈپلومہ پروگرام) کے طلبہ و طالبات اور اساتذہ پر مشتمل وفد سے ملاقات کے دوران کیا۔ محترمہ شائستہ اعوان کی سربراہی میں آنے والے وفد میں ردا فاطمہ، ملیحہ راشد، عروہ نور، شرہ عائشہ، فائقہ منیر، عمار احمد بلال، راحم ندیم اور صفیان آصف شامل تھے۔ ایڈمنسٹریٹر ایوان اقبال انجم وحید اور انچارج آؤٹ ریچ اقبال اکادمی ہارون اکرم گل بھی اس موقع پر موجود تھے۔ ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے کہا کہ خودی سے مراد اپنی صلاحیتوں کو جانچنا اور بروئے کار لانا ہے اور ہر فرد کی صلاحیتیں دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں۔ علامہ محمد اقبال کا پیغام ہر عہد کے نوجوانوں کے لیے ہے۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ اقبال ہمارے قومی شاعر ہیں۔ بہت سے ممالک

میں یہ حسرت پائی جاتی ہے کہ کاش علامہ محمد اقبال ان کے قومی شاعر ہوتے۔ ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے کہا کہ اقبال کا کلام انسانوں کی زندگی بدل دیتا ہے اور قوموں میں انقلاب لے آتا ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ اردو ہماری زبان ہے اور ہمیں چاہیے کہ اردو کو رواج دیں۔ قبل ازیں وفد کو اقبال اکادمی پاکستان کے مختلف شعبوں اور ایوان اقبال گیلریوں کا دورہ کروایا گیا۔ طلبہ نے اکادمی کے کتب خانے کے ذخیرے اور اقبال سائبر لائبریری میں خصوصی دل چسپی کا اظہار کیا اور ڈائریکٹر اکادمی سے علامہ کے کلام میں موجود پیغام سمجھنے کے لیے سوالات کیے۔

وفیات

ڈاکٹر ابوالکلام قاسمی (انڈیا)

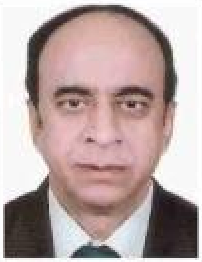

اردو زبان و ادب کے ممتاز، محقق اور نقاد پروفیسر ابوالکلام قاسمی ۹ر جولائی ۲۰۲۱ء کو ۷۷ برس کی عمر میں علی گڑھ (بھارت) میں انتقال کر گئے۔ پروفیسر ابوالکلام قاسمی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے ہی گریجویشن، پوسٹ گریجویشن اور پی ایچ-ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ اردو میں لیکچرار مقرر ہو گئے تھے۔ کافی عرصہ تک علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) میں آرٹس فیکلٹی کے ڈین اور شعبہ اردو کے سابق صدر، ماہ نامہ رسالہ تہذیب الاخلاق کے مدیر بھی رہے۔

ڈاکٹر سفیان صفی

معروف اقبال شناس، دانشور، شاعر، استاد اور صدر بزم فکر اقبال ہزارہ ڈاکٹر سفیان صفی ۹ر جولائی ۲۰۲۱ء کو انتقال کر گئے۔ مرحوم کے پی ایچ-ڈی مقالہ کا موضوع اقبالیات سے متعلق تھا، جو بعد میں ۸ کتابوں کی صورت میں شائع ہوا۔

ڈاکٹر خضر حیات نوشاہی

پاکستان کے فارسی کے عظیم عالم، دانشور، شاعر اور مترجم، ڈاکٹر خضر حیات نوشاہی ۱۴ر جولائی ۲۰۲۱ء کو وفات پا گئے۔ ڈاکٹر خضر حیات نوشاہی ۳۰ر مارچ ۱۹۵۲ء کو پنجاب میں ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۶۹ء میں میٹرک کا امتحان، گورنمنٹ ہائی اسکول اجنیانوالہ سے پاس کیا۔ ہمدرد یونیورسٹی کراچی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ان کو ہمدرد یونیورسٹی کے پہلے پی ایچ-ڈی اسکالر ہونے کا شرف حاصل ہے۔ انھیں اپنی ہی مادر علمی، ہمدرد یونیورسٹی کی بیت الحکمہ لائبریری میں شعبہ مخطوطات کا سربراہ مقرر کیا گیا۔

ڈاکٹر صفدر محمود

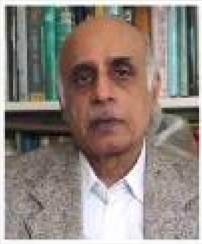

کالم نگار، مصنف، صحافی، مؤرخ، دانشور، ماہر تعلیم اور سابق وفاقی سیکرٹری ڈاکٹر صفدر محمود ۳۱ر ستمبر ۲۰۲۱ء کو ۷۷ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ ڈاکٹر صفدر محمود ۳۰ر دسمبر ۱۹۴۴ء کو ڈنگہ (ضلع گجرات) میں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے آنرز اور پنجاب یونیورسٹی سے سیاسیات میں ایم اے کیا۔ کچھ عرصہ تدریس کے شعبے سے وابستہ رہے۔ ۱۹۶۷ء میں سول سروس کا امتحان پاس کیا اور ۱۹۷۴ء میں پی ایچ ڈی کی سند حاصل کی۔ روزنامہ جنگ میں "صبح بخیر" کے عنوان سے کالم لکھا کرتے تھے۔ ڈاکٹر صفدر محمود درجن سے زائد کتابوں کے مصنف تھے۔ وہ پاکستان قائد اعظم اور علامہ اقبال کے بارے میں انتہائی لگاؤ رکھتے تھے۔ حکومت پاکستان نے انہیں ۱۴ر اگست ۱۹۹۷ء کو صدارتی تمغہ حسن کارکردگی (ایوارڈ) عطا کیا۔

عارف نظامی

معروف صحافی، تجزیہ کار اور نائب صدر اقبال اکادمی پاکستان، جناب عارف نظامی ۲۱ر جولائی ۲۰۲۱ء کو لاہور میں انتقال کر گئے۔ عارف نظامی ایوان اقبال کمپلیکس کی مینجمنٹ کمیٹی کے چیئر مین تھے۔ ان کا شو "ہو کیا رہا ہے" 92-نیوز پر براہ راست نشر کیا جاتا تھا۔

مرزا محمد اسلم

اقبال فورم انٹرنیشنل کے معمر رکن مرزا محمد اسلم ۲۳ر اگست ۲۰۲۱ء کو لاہور میں وفات پا گئے۔ انہوں نے تحریک پاکستان میں بھی حصہ لیا تھا۔ مرزا محمد اسلم ۶ر اپریل ۱۹۲۸ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ دوران تعلیم آپ نے مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن میں شمولیت اختیار کی۔ آپ نے تحریک پاکستان کی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیا۔ ۲۳ر مارچ ۱۹۴۰ء کو مسلم لیگ کے تاریخ ساز اجلاس میں شرکت کی اور قائداعظم کو قریب سے دیکھنے کا شرف حاصل کیا۔ اقبالیاتی ادب میں ''آئینہ خانہ اقبال'' کے عنوان سے ایک تصنیف بھی ہے جس میں آپ نے علامہ اقبال کی زندگی اور افکار کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

پروفیسر رشید احمد انگوی

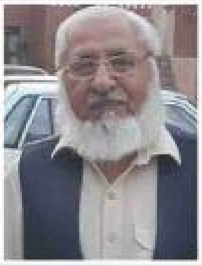

پروفیسر رشید احمد انگوی ۸ر ستمبر ۲۰۲۱ء کو لاہور میں وفات پا گئے۔ پروفیسر رشید احمد انگوی مصنف، خطیب اور اقبال شناس تھے۔ اقبال اکادمی پاکستان کے تاحیات رکن بھی تھے۔ آپ نے جہاں دوسرے کئی موضوعات پر کتب لکھیں وہیں اقبالیاتی ادب میں آپ کی کتب ''تلقین اقبال''، ''براہیم کی تلاش''، ''علامہ اقبال کے تعلیمی تصورات''، ''لمحہ موجود اور تعلیمات اقبال''، ''یقین، عمل، محبت'' اور ''ذکر و فکر اقبال'' ہیں۔

سعید احمد چودھری

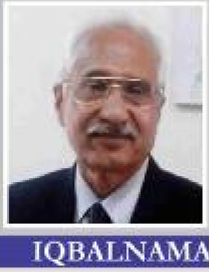

ممتاز محقق، مصنف، ماہر اقبالیات، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں ایم-فل اقبالیات کے فاضل استاد سعید احمد چودھری ۲۱ر ستمبر ۲۰۲۱ء کو دار فانی سے کوچ کر گئے۔

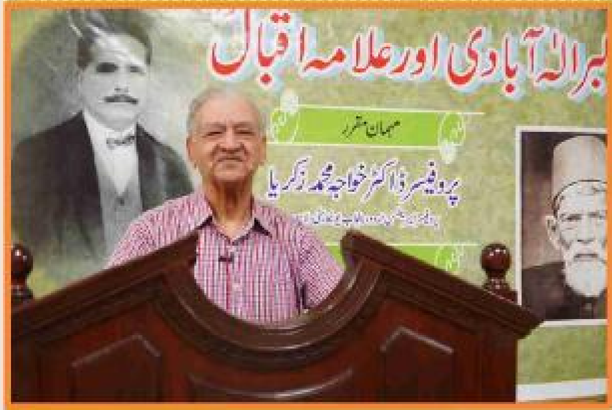

خصوصی لیکچر

بہ مناسبت صد سالہ یوم وفات اکبر الہ آبادی

اکبر الہ آبادی اور علامہ اقبالؒ

بہ مناسبت صد سالہ یوم وفات اکبر الہ آبادی ۲۹ ستمبر ۲۰۲۱ء کو اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام ''اکبر الہ آبادی اور علامہ اقبال'' کے عنوان سے خصوصی لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔ مہمان مقرر پروفیسر ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اکبر الہ آبادی نے جس وقت آنکھیں کھولیں اس وقت انگریزی سلطنت کے عروج کا زمانہ تھا اور لکھنا آسان نہ تھا۔ اکبر الہ آبادی نے اپنے خیالات کا اظہار طنزیہ ومزاحیہ شاعری کے ذریعے کیا، جس میں گہری مقصدیت چھپی ہوئی تھی۔ اکبر الہ آبادی نے جنگ آزادی اور تحریک پاکستان کا زمانہ قریب سے دیکھا تھا تو اس وجہ سے ان کا نظریہ تھا کہ سرسید کی حکمت عملی اور علی گڑھ کی تعلیم میں اب تبدیلی کی ضرورت ہے۔ تعلیم صرف یہ نہیں ہے کہ آپ انگریزی اچھی بول رہے ہیں تعلیم کا

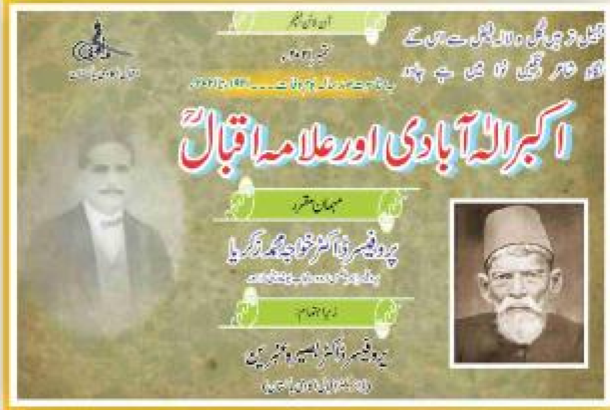

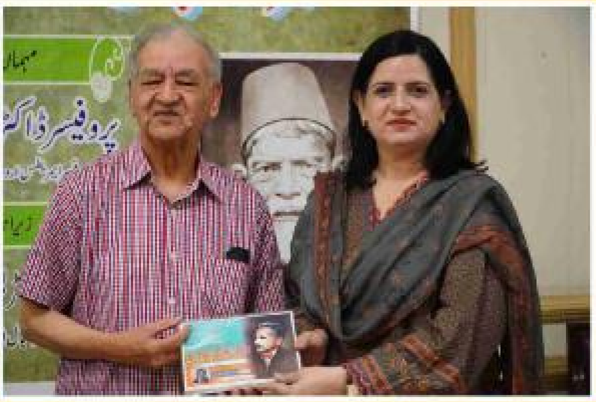

مطلب ہے اپنے اندر تخلیقی صلاحیت پیدا کرنا، سائنس وٹیکنالوجی کا علم اور نئی باتیں سیکھنا۔ اعلیٰ درجہ کی تعلیم وہ ہے جو لوگوں کو نئی ایجادات سکھائے، نقالی اور بے کار قسم کے فنون نہ سکھائے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اکبر الہ آبادی اور سرسید میں نقطہ نظر کا اختلاف تھا۔ ان کے مابین کوئی ذاتی رنجش نہ تھی۔

علامہ اقبال اور اکبر الہ آبادی کے مابین تعلقات قدرے بعد میں شروع ہوئے۔ اقبال اکبر الہ آبادی سے ملاقات کے لیے تین دفعہ علی گڑھ بھی گئے۔ دونوں شخصیات نے ایک دوسرے کو خطوط بھی لکھے۔ علامہ اقبال کے کچھ خطوط چھپ چکے ہیں جب کہ اکبر الہ آبادی کے چار سے پانچ خطوط چھپے۔ علامہ اقبال اکبر الہ آبادی کو پیر و مرشد کہا کرتے تھے۔

اکبر الہ آبادی اور علامہ محمد اقبال کے نظریات میں کافی مماثلت تھی۔ اکبر سمجھتے تھے کہ مسلمان انگریزوں کی نقالی کر کے اپنی ملت کو چھوڑ رہے ہیں۔ انہیں ملت کو نہیں چھوڑنا چاہیے، چاہے حالات جتنے بھی برے ہوں۔

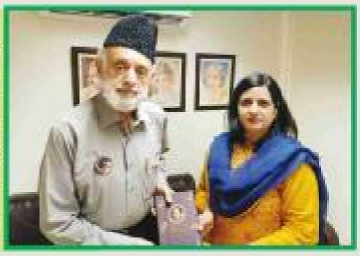

خازن اقبال اکادمی پاکستان جناب شوکت امین شاہ کی اقبال اکادمی پاکستان آمد۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی سے ملاقات کے دوران اکادمی کے مالی و دیگر امور پر بات چیت

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے ڈاکٹر رمضان طاہر کاشمیری، اقبال اکادمی پاکستان تشریف لائے اور ڈائریکٹر اقبال اکادمی سے ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران اقبالیات کے نصاب اور دیگر امور پر بات چیت ہوئی

اقبال اکادمی پاکستان کی ہیئت حاکمہ کا ۵۶ واں اجلاس

۳ر ستمبر ۲۰۲۱ء کو اقبال اکادمی پاکستان کی ہیئت حاکمہ کا ۵۶ واں اجلاس ایوان اقبال میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت وفاقی وزیر تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت و قومی ورثہ ثقافت ڈویژن جناب شفقت محمود نے کی۔ پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین، ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان نے ہیئت حاکمہ کے نئے ممبران کا تعارف پیش کیا، انہیں خوش آمدید کہا اور امید کا اظہار کیا کہ ان تمام معزز ممبران کی سرپرستی میں اقبال اکادمی پاکستان اپنی کارکردگی مزید بہتر کر پائے گی۔ موجودہ ہیئت حاکمہ کی مدت اگست ۲۰۲۱ء سے اگست ۲۰۲۴ء ہے۔

نئے ممبران میں معتمد حکومت پاکستان قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن جناب آصف حیدر شاہ، خازن اقبال اکادمی پاکستان جناب شوکت امین شاہ، سینیٹر ولید اقبال (ممبر پنجاب)، پروفیسر فتح محمد ملک (ممبر اسلام آباد)، پروفیسر ڈاکٹر محمد ایوب صابر (ممبر خیبر پختونخوا)، پروفیسر ڈاکٹر عبدالرزاق صابر (ممبر بلوچستان)، ڈاکٹر رؤف پاریکھ (ممبر سندھ)، پروفیسر ڈاکٹر محمد ضیاء الحق (ممبر ڈی جی آئی آر آئی) نے اجلاس میں شرکت کی۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی نے اس موقع پر نئی ہیئت حاکمہ کے لیے تعارف پر مبنی پریزنٹیشن بھی پیش کی۔ اراکین نے اکادمی کی حالیہ کارکردگی کو سراہا۔

جناب شفقت محمود

سینیٹر ولید اقبال

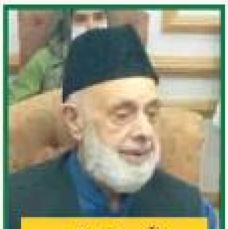
شوکت امین شاہ

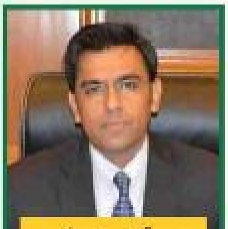
سید آصف حیدر شاہ

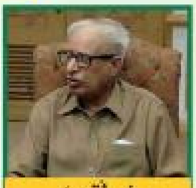
پروفیسر فتح محمد ملک

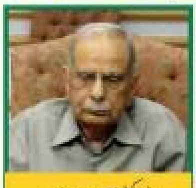
ڈاکٹر ایوب صابر

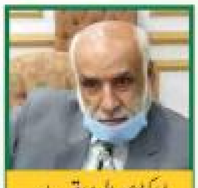
ڈاکٹر عبدالرزاق صابر

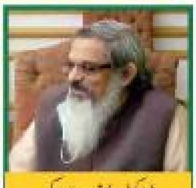
ڈاکٹر رؤف پاریکھ

ڈاکٹر ضیاء الحق

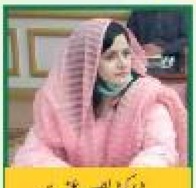
ڈاکٹر بصیرہ عنبرین